یہ آیت تمام احادیث کی کتابوں کا سرقلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے۔اس کے علاوہ اگر ہم نے کسی اور کے خواہشات کی اطاعت کی۔تو ہمیں کوئی اللہ تعالیٰ سے بچا نہیں سکے گا۔

سورہ رعد آیت 37 پارہ13

اوراس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے جب کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ علم ہے جو ہمارے لیے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور خواہشات کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

یہ ایات تمام احادیث کی کتابوں کا سرقلم کرتی ہے۔

کیونکہ ہم کسی حدیث کی کتاب یا راوی کو اپنا ولی نہیں بنا سکتے۔قیامت والے دن ہم سے اور رسول ﷺ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے ظلم کیا ہوگا۔وہ نقصان اُٹھائیں گے۔

**سورہ اعراف۔آیات 2 تا 9۔پارہ 8**

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں۔جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا۔پھر جب ان پر عذاب آ گیا تو اس وقت ان کی پکار یہی تھی کہ بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔جن لوگوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے ہم ان سے بھی ضرور پوچھیں گے اور رسولوں سے بھی ضرور پھوچھیں گے پھر ہم اپنے علم سے پوری حقیقت ان پر واضح کر دیں گے۔آخر ہم اس وقت غائب تو نہیں تھے۔اس دن انصاف کے ساتھ اعمال کا وزن کیا جائے گا۔جن کے پلڑے بھاری نکلے۔۔وہی کامیاب ہونگے اور جن کے پلڑے ہلکے نکلے تو یہی لوگ ہیں۔جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا کیونکہ وہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے۔

**خواتین وحضرات!**

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن بستیوں کو بھی عذاب سے ہلاک کیا۔وہ عذاب کے وقت تو یہی کہتے تھے کہ ہم ظالم تھے یعنی نافرمان تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہیں مانتے تھے۔قیامت والے دن اللہ تعالیٰ لوگوں اور رسولوں سے پوچھیں گے۔جبکہ اللہ تعالیٰ سب جانتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت موو جود ہیں۔جنہوں نے ظلم کیا ہوگا۔ان کے ترازو میں کوئی وزن نہ ہوگا اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل کیا ہوگا چاہے وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔ان کے ترازو کے پلڑے بھاری ہونگے اور وہ کامیاب لوگ ہونگے۔کیونکہ ایسے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے۔یہ لوگ ایمان والے ہوں گے۔قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہیں کرتے ہوں گے

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سرقلم کرتی ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو کافی کہا ہے۔یعنی ہمیں قرآن پاک کے ساتھ کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔یعنی کسی حدیث کی کتاب کی ضرورت نہیں۔۔جس کی گواہی اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔اور پیغام ہم تک رسول ﷺ نے پہنچایا ہے

**سورہ عنکبوت۔آیت 51 اور 52۔پارہ 21**

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب

معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔
خواتین و حضرات:۔
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔ جس کی گواہی دی جا رہی ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے سے لگانے والے ہیں۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے لگایا تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں گلے سے لگا لیں اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ اا اور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔ یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے۔ اور قیامت تک کے لیے ہے۔

## یہ ایت تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
## اسلام صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس دن رسول ﷺ پر مکمل کیا۔ اُس دن کے بعد کسی نے دین اسلام کو مکمل نہیں کیا۔ یعنی کسی راوی یا حدیث کی کتاب نے کچھ نہیں کیا۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6
آج کے دن ہم نے آپ ﷺ کے لیے آپ کا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت آپ پر پوری کر دی ہے اور آپ کے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔۔
خواتین و حضرات
آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔
خواتین و حضرات
قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔ اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔۔ کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور جو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ جس طرح شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔
وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔ وہی کافر ہے۔ کیونکہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور فرقہ پرست بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔۔۔ جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والا ہے۔ یعنی شیطان کا طریقہ اختیار کریگا وہ اسلام سے پھر جانے والا ہے۔ وہ مرتد ہے۔ چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

## یہ تین مثالیں تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
## آئیں تین مثالوں میں غور کرتے ہیں جو ایک جیسی ہیں۔۔۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والے مشرک ہیں ظالم ہیں۔ اور کافر ہیں۔۔۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔

**سورہ رعد۔ آیات 36 تا 37۔ پارہ 13۔**
اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی غلامی کے ساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔اگر ہم فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں تو مشرک ہیں۔

آئیں اسی طرح کی ایک آیت اور دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیات 145 کا آخری حصہ اور 146 تا 147 پارہ نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہنچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہنچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپا رہا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے یہ قرآن سچ ہے اور ہمیں اس کے متعلق ہرگز شک نہیں کرنا چاہئے۔قرآن پاک کے علم کے بعد کسی علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیت 120 تا 121 پارہ نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواہشات کی اطاعت کی۔تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو خطاب کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔یعنی نافرمانی کرے یعنی فرقے بنالے ۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ۔کہ تین مثالیں دیں گئی۔پہلی مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو مشرک کہا گیا۔دوسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو ظالم کہا گیا۔تیسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو کافر کہا گیا۔

تمام لوگ جو قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ مشرک ہیں ظالم ہیں اور کافر ہیں۔سب کے نام رسول ﷺ کا پیغام ہے۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصلی ہدایت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے ۔یعنی قرآن پاک کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ وہ ایمان والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے ان تین مثالوں سے سیکھا۔کہ قرآن پاک آنے کے بعد جو لوگ اپنے فرقے کی کتابوں کی اطاعت کریں گے ۔ وہ مشرک ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اور کافر ہیں۔

## یہ ایت تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

## فرقہ پرست قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں۔یہ قرآن اور رسول ﷺ کے دشمن اللہ تعالیٰ ہی کافی ولی ہے۔اور مددگاری کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

**سورہ النساء۔آیت 44 تا 45۔پارہ نمبر 7**

کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہے۔جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے

بھٹک جاؤ۔اللہ تمہارے دشمنوں کوخوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی ولی ہے۔اور مددگاری کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن کے پاس قرآن پاک کا تھوڑا سا علم ہوتا ہے۔ وہ اس سے گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے بھٹک جائیں اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کوخوب جانتا ہے تمہاری سرپرستی اور مدد کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جولوگ نبی کریمؐ کے دشمن ہیں وہ قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں اور اس علم کولوگوں کے گمراہ کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ لوگ دراصل نبی ﷺ کے دشمن ہیں جوقرآن پاک کی تعلیمات سے لوگوں کوگمراہ کرتے ہیں اس سلسلے میں فرقے اختیار کرنے والوں کودیکھ لیجیے۔قرآن پاک فرقہ بنانے سے منع کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑنے کاحکم دیتا ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنے کاحکم دیتا ہے۔اس طرح فرقہ پرست مسلم بننے کے بجائے فرقہ پرست بن کرزندگی گزارتے ہیں۔کافر بن کرزندگی گزارتے ہیں۔اور نہ جانے یہ کس طرح گمراہی خرید رہے ہیں۔

## یہ آیات احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

## ہماری ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتاب یعنی قرآن پاک دیا۔تاکہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ نہ کہہ سکیں۔کہ اگر کتاب ہم پر اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔یادر ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ کوئی حدیث کی کتاب نہیں دی۔

**سورہ انعام۔آیت 154 تا 157۔پارہ نمبر 8**

پھر ہم نے موسیٰ کوایسی کتاب دی تھی جواحسان کرنے والوں کیلئے مکمل تھی اور اس میں ہر بات کی تفصیل بھی تھی اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ کتاب یعنی قرآن جو ہم نے نازل کیا ہے بڑا بابرکت ہے لہٰذا اس کی اطاعت کرواور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہوتاکہ تم پر رحم کیا جائے نیز اس لیے دی ہے تاکہ تم پر نہ کہہ سکو کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دوگروہوں (یہود اور انصاری) پر ہی نازل کی گئی تھیں اور ہم توان کے پڑھنے سے بےخبر تھے۔یا یہ کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پراتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو اب تمہارے پرودگار کی طرف سے ایک واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کوجھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جولوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں ہم اس عمل کی بہت بُری سزادیں گے۔منہ موڑنے کی وجہ سے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی تعلیمات پڑھنے پڑھانے کی غرض سے اتاریں ہیں تاکہ ہم ہدایت کے راستے پر چل سکیں اور گمراہ نہ ہوں۔مگر بدقسمتی کہ ہم نے قرآن پاک کوصرف ثواب کا ذریعہ سمجھا ہے ہدایت کا ذریعہ نہیں سمجھا۔ان آیات کے زریعے انسان کے اُن تمام بہانوں کا زکر ہے۔جوانسانی زہن سوچ سکتا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی بہانوں کا زکر ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔لوبس تمھارے سارے بہانے ختم۔کیونکہ تمھارے پاس قرآن پاک آگیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب انسان بہانہ نہیں کرسکتا کہ وہ ہدایت پر کیوں نہیں تھا۔

## یہ آیات احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

## قرآن پاک زندہ لوگوں کیلیے ہے نہ کہ مردہ لوگوں کے لیے۔۔

## رسول ﷺ نے زندہ لوگوں کوقرآن پاک سے خبردار کیا ہے۔تاکہ کفر یعنی نافرمانی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی عذاب کی بات سچی ہوجائے۔مگر فرقہ پرست مدرسوں میں زندہ لوگوں کوسات سات سال اپنے فرقے کی دی ہوئی احادیث کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔اور قرآن پاک کوصرف حفظ یعنی رٹایا جاتا ہے۔

**سورہ یٰسین۔آیت 69 تا 70۔پارہ نمبر 23**

ہم نے اس نبی کوشعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ اس کیلئے مناسب بھی نہ تھا یہ قرآن توایک نصیحت اور واضح پڑھی جانے والی کتاب ہے تاکہ جوزندہ ہے اسے خبردار کرے اور کفر کرنے والے یعنی نافرمانی کرنے والے پر بات سچی ہوجائے۔

خواتین وحضرات!

یادرکھیں۔ کہ زندہ لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے قرآن پاک ہے۔ اور نافرمانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہو جائے گی۔ یعنی کہ وہ جہنمی ہیں۔۔۔

خواتین وحضرات

یہ ایات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

آئیں ان آیات کو غور سے پڑھتے ہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف قران پاک کو اپنا حکم کہا۔ اس کے علاوہ کسی کتاب کو اپنا حکم نہیں کہا۔ قران پاک کے علم پانے کے بعد راویوں کے خواہشات کی اطاعت کرنے والوں کو نہ کوئی ولی ملے گا نہ کوئی مددگار ملے گا۔۔۔

آپ دیکھیں کہ پہلے یہ ایت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے ہیں۔ پھر اب یہ ہمارے لیے ہیں۔ کہ ہم ان راویوں کے خواہشات کی اطاعت نہ کریں۔ جنہوں نے احادیث لکھی ہیں۔

**سورہ رعد۔ آیات 36 تا 37۔ پارہ 13۔**

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔ اس کے بعد جب کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بندی یعنی گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ہم کسی اور کی بات نہیں مانیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرستوں کی حقیقت بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب یعنی قران پاک دیا ہے وہ اس کی باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔۔ اور فرقوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اس کی باتوں کے نافرمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتا دو کہ مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کروں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا

اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید کی۔ اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ جن کے پاس قران پاک ہے۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو قرآن پاک کی باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم ان فرقہ پرستوں کی ہے۔ جو قران پاک کی بعض باتوں کے نافرمان ہیں۔ ان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو بس یہی حکم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات

تو آپ نے دیکھا ہے کہ ان ایات سے بھی احادیث کا رد ہوتا ہے۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رب کی بندگی کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے تھے۔اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اللہ تعالی کی طرف بلایا۔۔۔۔راویوں کی طرف نہیں بلایا۔

آپ نے دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اللہ تعالی کی طرف بلایا ہے۔یعنی اس رب کی طرف بلایا ہے جس کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کر جانا ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ ہم لوگوں نے بھی اللہ تعالی کی طرف بلانا ہے اس اللہ تعالی کی طرف جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔۔

خواتین وحضرات

اس ایت میں رسول میں اور اللہ تعالی میں فرق واضح ہوتا ہے۔اللہ تعالی وہ ہے جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے ہم نے صرف اس کی بندگی کرنی ہے اور اسی کی طرف بلانا ہے۔اس ایت سے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رسول کی اطاعت کی اڑ میں اپنی طرف نہیں بلایا۔نہ ہی اپنی بندگی کا پیغام دیا ہے۔نہ ہی خود کو اللہ تعالی کا شریک بنایا ہے۔۔اور نہ ہی راویوں کو اللہ تعالی کا شریک بنایا ہے۔نہ ہی اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالی کا شریک بنایا ہے۔۔۔۔

خواتین وحضرت ائیں اگلی ایات کی طرف چلتے ہیں جس سے ان آیات کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔۔۔۔

احادیث والے لوگ قرآن پاک میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ مت بیٹھو۔اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن پاک سے نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے۔

سورۃ انعام۔آیات 68 تا 70۔پارہ 7

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان سے منہ پھیر لو۔یہاں تک کہ وہ کسی اور حدیث میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی تم کو شیطان بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ان کے حساب میں پرہیزگاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔البتہ نصیحت کرنا کہ تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے۔انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔فرقہ پرست قرآن پاک میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ایسے ظالم لوگوں کے پاس بیٹھنے کی بھی اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتے۔جب تک وہ اپنا موضوع نہ بدل لیں۔ان کے حساب میں پرہیزگاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔البتہ نصیحت کرنا کہ تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔یہ ظالم لوگ کفر یعنی فرقہ پرستی میں مبتلا ہیں۔فرقہ پرست جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے۔انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔یعنی جو فرقہ پرستی وہ

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث پیش کرنے کی اجازت اللہ تعالی نے دی تھی۔اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ساتھیوں یعنی صحابہ سے منع کر دیا جو قرآن پاک کے سوا کچھ اور چاہتے تھے۔اگر رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن پاک کے سوا انہیں کچھ دیتے۔۔تو وہ جھوٹ ہوتا۔۔ اگر خدانخواستہ۔۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے یعنی قرآن پاک کے علاوہ کسی اور بات کو وحی کہتے۔تو اللہ تعالی رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دنیا میں بھی ڈبل سزا دیتے۔اور اور اخرت میں بھی ڈبل سزا دیتے۔

) سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15

جو وحی ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تاکہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالی کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین وحضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالی کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کیساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

خواتین وحضرات

حیرت کی بات ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک کے علاوہ کوئی بات اللہ تعالی سے منسوب کرنے کی اجازت نہیں۔۔۔۔۔تو مولوی کیسے لوگ ہیں۔جو صحابہ کے نام پر احادیث پیش کرتے ہیں ان۔مولویوں کا کیا حشر ہوگا۔۔اس ایت سے ثابت ہوا کہ مولوی سند کے نام پر احادیث کے لیے جو دلائل پیش کرتے ہیں۔۔۔۔۔وہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔رسول ﷺ کو قرآن پاک کے علاوہ کچھ پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

سوال صرف یہ پیدا ہوتا ہے۔نام نہاد اماموں امام بخاری امام شافعی۔۔امام حنبل۔امام ترمذی۔سخت ترین سزا پائیں گے۔۔۔انہوں نے احادیث کو قران پاک کی تشریح کہا۔مگر دراصل انہوں نے احادیث کو قران پاک پر حاکم بنادیا۔۔۔۔۔جیسا کہ اللہ تعالی نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے تو لوگوں نے 73 فرقوں والی حدیث پیش کر کے قران پاک کو ریجکیٹ کر دیا۔اس طرح لوگوں کو فتنے میں مبتلا کر کے گمراہ کر دیا۔۔جبکہ فرقہ پرست کہتے ہیں۔کہ حدیث بھی وحی ہے۔۔

**ان آیات سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی صحابی بھی وحی کے علاوہ رسول ﷺ کی طرف کوئی بات منسوب کرے گا۔تو رسول ﷺ کے مقابلے میں صحابی کی بات وحی نہیں۔وحی صرف اور صرف رسول ﷺ کے زریعے دیا گیا قرآن پاک ہے۔**

**یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔**

**تمام فرقہ پرست مولوی اطیعواللہ واطیعوالرسول کے لیے دلیل کے طور پر یہ مکمل ایت کے بجائے ادھوری ایت سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔۔آج پوری ایت دیکھیں اور قرآن پاک سے چیک کریں۔آپ دیکھیں گے کہ یہ آیت صحابہ کے بارے میں تھی۔۔۔اس آیت کا مکمل ترجمہ دیکھیں۔ تاکہ فرقہ پرستوں کا جھوٹ آپ کے سامنے آجائے۔**

**فرقہ پرست لوگوں کو جو ادھوری ایت سنا کر گمراہ کرتے ہیں۔وہ یہ ہے کہ جو رسول تمھیں دے بول لے لو اور جس سے منع کرے رک جاؤ۔ حالانکہ یہ ایت صحابہ کے لیے تھی۔ ہمارے لیے نہیں ہے۔پوری ایت دیکھیں۔**

**سورہ حشر۔آیت 7۔پارہ نمبر 28**

جو مال فے یعنی مفت مال اللہ تعالی نے اپنے رسول ؐ کو بستیوں والوں سے دلوایا۔تو وہ اللہ تعالی اور رسول ؐ اور رشتہ دار اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں ان ہی کے درمیان نہ گھومتا رہے اور جو کچھ تمہیں رسول ؐ دیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس مال کی بات ہو رہی ہے جو اللہ تعالی نے رسول ؐ کو بغیر لڑے بستیوں سے دلوایا اللہ تعالی لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا مال تمہارا نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے اس میں حصہ دار ہیں جو رسول تمہیں مال دیں وہ لے لو اور جس مال سے روک دیں اس سے رک جاؤ یعنی رسول ؐ کو پریشان نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۔

اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالی مال غنیمت یعنی مال فے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالی صحابہ کرام سے فرماتے ہیں کہ جو چیز رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں۔وہ لے لو۔ اور جس چیز سے روکیں رک جاؤ یعنی رسول ﷺ کو تنگ نہ کرو۔ورنہ اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال کو ضائع کر دے گا۔۔۔۔۔

فرقہ پرست امام اتنے پاگل ہیں۔ کہ یہ ایت ہمارے ساتھ میچ کر دی ہے۔حالانکہ ہمارا اس ایت کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں کیونکہ نہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔۔۔نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے زمانے میں ۔۔۔کہ کوئی مال غنیمت ایا ہو۔اور ہم جھگڑ رہے ہوں کہ ہم نے یہ چیز لینی ہے ہم نے یہ چیز لینی ہے۔تو اللہ تعالی ہمیں کہیں کہ جو رسول تمہیں دے دو۔وہ لے لو۔۔اور جس چیز سے روکیں۔ رک جاؤ۔

اپ نے دیکھا کہ کس طرح نام نہاد اماموں نے اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔اور ہمیں بے وقوف بنایا۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

مثال

فرقہ پرست اس ایت کے زریعے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔اور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔کہ اس کا مطلب ہے ہر قسم کی حدیث ہے۔

ان ایات میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ قران پاک وہی ہے جو اس کی طرف وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھلایا ہے یعنی اللہ تعالی نے سکھلایا ہے

سورہ نجم آیات 3 تا 5 پارہ 27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ وہ ایت ہے جس کے ذریعے فرقہ پرست لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ احادیث بھی وحی ہے۔۔۔

اس اس میں اللہ تعالی نے بتایا کہ وحی وہ چیز ہے جو بڑی قوتوں والے یعنی اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی ہے۔۔۔

ان ایات سے بھی وہی اور غیر وحی کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے وہی وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالی اپنے رسول کو سکھا تا ہے۔۔ایات سے ثابت ہوا کہ احادیث وہی نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ تعالی نے صحابہ کو نہیں سکھائی۔کیونکہ اگر احادیث اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی ہوتی تو وہ قران پاک میں موجود ہوتیں۔

ایات سے ثابت ہوا کہ احادیث وہی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی نے یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں سکھائی

خواتین وحضرات۔۔۔۔۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی ہے۔اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔یعنی اللہ تعالی نے سکھایا ہے

خواتین وحضرات

مزید دیکھتے ہیں کہ قران پاک سکھانے والا صرف اللہ تعالی ہے

) سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔

## یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔یعنی احادیث کی تمام کتابوں کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔

## اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جو قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرتا ہے۔وہ ظالم ہیں اور مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب شروع ہو جائیگا۔چاہے وہ کوئی محدث ہو یا کسی فرقے کا امام ہو یا بابا ہو۔

سورہ انعام آیات 93 تا 94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اور جس نے کہا۔کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور کاش آپ دیکھیں۔کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے تمھیں پیدا کیا تھا۔اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنھیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔ پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے اُس پر وحی نازل ہوتی ہے۔حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کر سکتا ہے۔یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔تو وہ ایسے ظالم ہیں۔کہ اُن پر موت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ زیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں یعنی وہ باتیں قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتی۔مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام

لگا تا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔ کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی ۔تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔ وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔ اُس پر اُس کے فرقے کی کوئی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہے ۔یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔ یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ کہ تمام انسان اور جن ملکر قرآن پاک کی طرح کلام نہیں بنا سکتے۔ اب جو لوگ اس طرح کی بات کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔ کہ ان کے پاس کوئی قرآن کی طرح کی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔ جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔ اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کر لیا ہے۔ یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔ نعوذ باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔ کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو ناقبل عمل سمجھتے ہیں۔ بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔ جو لوگ بھی حدیثو ں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ وہ ظالم ہیں۔ اور ان کا بہت برا حشر شروع ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

اس کتاب میں وضاحت کر رہی ہوں ۔ کہ جو لوگ حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ ان میں اور غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ کہتا تھا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے ۔یعنی اس نے اپنی باتوں کو قرآن پاک کے برابر کیا۔ اور تمام فرقوں نے بھی اسی جیسا ہی کام کیا۔ کہ رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن پاک کے برابر اپنی اپنی فرقوں کی حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ ان میں اور غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی ایک ایسی کتاب لائے۔ جس میں باتیں لکھی ہوں ۔جیسا کہ موت کا منظر نامی ایک کتاب ہے۔ اور کوئی کہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔ خبردار ہو جاؤ۔ کہ یہ تینوں ایک جیسے ملزم اور مجرم ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا کلام اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے۔ اور ہم نے صرف رسول ﷺ کو اپنا پیغام پہنچانے والا تسلیم کیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور نہ کسی دوسرے پر یقین کرتے ہیں۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

پیش خدمت ہیں وہ آیات جس میں رسول ﷺ نے لوگوں کی ہر طرح کی کنفیوژن دور کر دی ہے۔

جب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قران پاک کے بارے میں کہہ دیا کہ مجھے یہ حق نہیں دیا گیا کہ میں تمہیں قرآن پاک کے سوا کوئی دوسرا قرآن دوں یا اس میں تبدیلی کروں تو خواتین وحضرات پھر لوگوں نے احادیث کہاں سے بنا لیں۔ اس کو کیوں وحی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ اس طرح رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہیں۔

مزید رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قرآن پاک میں تبدیلی کا اختیار نہیں ہے۔۔۔ جبکہ تمام احادیث قرآن پاک کے متضاد ہیں۔۔ مزید رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو صرف قرآن پاک کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف نازل کیا جاتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن پاک کی اطاعت کی۔ اگر ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا دعوی کرنے والے ہیں تو ہمیں بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنی پڑے گی۔۔۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں تو ایک بڑے دن کا عذاب سے ڈرتا ہوں۔۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ثابت ہوا کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک کے ساتھ کوئی دوسری وحی نہیں دی۔ اسی طرح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں کیونکہ یہ قران پاک کے متضاد ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم دیا کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو تو جن لوگوں نے اس حکم کے مقابلے میں تہتر فرقوں والی حدیث پیش کی۔ تو حقیقت یہ ہے کہ رسول ﷺ کا ان احادیث کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں۔

کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کر سکتے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو وہ ایک

بڑے کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

۔خواتین وحضرات

اگر ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا دعوی کرنے والے ہیں تو ہمیں بھی قران پاک کی اطاعت کرنا ہو گی جس کی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ہم اپنا راستہ بدل نہیں سکتے اگر ہم نے اپنا راستہ بدل لیا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں گے۔

) سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ مجھے قرآن میں تبدیلی کا کوئی حق نہیں۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کر سکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول ﷺ کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑے میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

خواتین وحضرات!

ان ایات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ رسول ﷺ کو کوئی دوسری وحی نہیں دی۔۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

) سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیعواللہ اور اطیعواللہ کا مطلب ہے۔قرآن پاک کی اطاعت کرنا

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کا علم گن کر رکھا ہوا ہے۔

قرآن اور احادیث میں یہ فرق ہے۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کو گن کر رکھا ہوا ہے۔جبکہ ہر فرقے کا امام لاکھوں میں سے چند ہزار احادیث کا انتخاب کرتا ہے۔۔کانٹ چھانٹ کرتا ہے۔کسی کو ضعیف کسی کو صحیح کہتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جو پیغام دیتا ہے اسے غیب کا علم کہتے ہیں۔۔۔اور رسول کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتے لگائے ہوتے ہیں۔۔تاکہ فرشتے معلوم کریں کہ رسول نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔

) سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔۔۔پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔تاکہ وہ معلوم کریں۔کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان ایات میں اللہ تعالی نے اپنے وحی کے بارے میں بات کی ہے کہ اللہ تعالی اپنی وحی کن لوگوں کو دیتا ہے۔

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ تعالی وحی کا پیغام اس کو دیتا۔ ہے۔ جو اللہ تعالی کا پسندیدہ ہوتا ہے۔۔اس کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے۔۔۔۔تو اس رسول کے اگے اور پیچھے فرشتے لگا دیتا ہے تا کہ تا کہ وہ معلوم کریں کہ اس نے اللہ تعالی کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیے ہیں۔ جو غیب کا علم ہوتا ہے۔ جو صرف رسول کے پاس ہوتا ہے۔۔اور سالن نے غیب کا علم گن کر رکھا ہوا ہے۔

ہاتھی ذرا تھا اپ نے دیکھا کہ ان ایات میں اللہ تعالی نے رسول اور غیر رسول کے درمیان فرق واضح کر دیا۔۔ان ایات سے ثابت ہوا۔ کہ وہی صرف قران پاک ہے۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے۔۔اور احادیث وحی ہرگز نہیں ہے۔ جو صحابہ یا تبع تابعین یا راویوں کے پاس تھی۔۔۔اگر کوئی ان کو وہی کہتا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ وہ راویوں کو رسول کہتے ہیں۔۔ یہ رسول میں اور غیر رسول میں یہی فرق ہے کہ رسول کے پاس اللہ تعالی کی وحی ہوتی ہے جو غیب کا علم ہوتا ہے جو اللہ تعالی نے گن کر رکھا ہوتا ہے۔ان ایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حدیث وہی نہیں ہے کیونکہ کیونکہ محدثین لاکھوں حدیث میں سے چھانٹی کرتے ہیں۔کسی کو صحیح کہتے ہیں کسی کو ضعیف کہتے ہیں کسی کو موضوع کہتے ہیں۔قران پاک کے ساتھ ایسا کچھ نہیں۔قران پاک کو اللہ تعالی نے گن کر رکھا ہوا ہے جبکہ احادیث اللہ تعالی سے کوئی لینا دینا نہیں

## یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
## اگر لوگ قرآن پاک پر ایمان نہ لائے۔تو ان پر اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل کر دے گا۔
## کیونکہ ایمان لانے کا حکم قرآن پاک پر ہے۔قرآن پاک کے بعد کسی کتاب ایمان لانے کا حکم نہیں ہے۔

) سورہ النسآء آیت 47 پارہ 5

اے لوگو! جنہیں کتاب دی گئی ہے۔اس پر ایمان لاؤ۔ جو ہم نے نازل کی ہے۔ جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔۔اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔ یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں جیسے اہل سبت والوں پر کی تھی۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہونے والا ہے۔

پوسٹ نمبر 3

خواتین وحضرات اج میں نے اپنے بیان کے لیے جس ایت کا انتخاب کیا ہے اس ایت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں قران پاک کے سوا کوئی اور قران دوں یا قران پاک کو بدل دوں۔۔یاد رہے کہ تمام فرقہ پرست قران پاک کے مقابلے میں موٹی موٹی احادیث کی کتابیں بنا رکھی ہیں اور اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کتابوں سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ میں نہ قران کو بدل سکتا ہوں نہ قران پاک کے ساتھ کسی دوسرے قران کو دے سکتا ہوں۔۔

اگر رسول ﷺ قرآن پاک میں تبدیلی کرتے۔یا قرآن پاک کے ساتھ کوئی دوسری کتاب دیتے۔تو یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی۔نہ رسول ﷺ کو قرآن پاک بدلنے کا اختیار تھا۔نہ قرآن پاک کے ساتھ دوسری کتاب دینے کا اختیار تھا۔یاد رہے کہ رسول ﷺ صرف قرآن پاک کی اطاعت کرتے تھے۔

## یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
## جس میں اللہ تعالی نے صحابہ کرام کو حدیثوں کے لیے بیٹھنے سے منع کر دیا۔پھر نام نہاد چار اماموں کو تین سو سال بعد احادیث اکھٹی کرنے کا حکم کس نے دیا۔

## خّواتین وحضرات

## اج میں نے اپنے بیان کے لیے جس ایت کا انتخاب کیا ہے۔اس ایت میں اللہ تعالی نے صحابہ کرام کو منع کر دیا کہ حدیثوں کے لیے مت بیٹھو۔۔۔۔یقینی بات ہے کہ صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔پھر سوال یہ ہے۔کہ احادیث کے لیے کون بیٹھا ہے اور کس نے لکھیں۔

سورہ احزاب آیت 53 کے پہلے چار حصے کا ترجمہ پارہ 22

اے ایمان والو۔تم نبی کے گھروں میں مت داخل ہوا کرو۔مگر جب تمھیں اجازت دی جائے۔کھانے کے لیے۔کہ اس کے پکنے کا انتظار کرو۔اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے۔تو اُس وقت داخل ہو جاؤ۔پھر جب کھانا کھا لو تو اُٹھ کر چلے جاؤ۔اور حدیثوں کے لیے مت بیٹھو۔ بیشک تمھاری یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ سچ سے نہیں شرماتا۔اور تمھیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔تمھاری یہ بات تمھارے لیے اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

:یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے

ان ایات میں اللہ تعالی قران پاک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قران پاک کے ساتھ اگر کوئی بات خود سے شامل کرتے تو اللہ تعالی ان کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور ان کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔۔۔پھر اللہ تعالی قران پاک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ قران پاک تو پرہیز گاروں کے لیے اللہ تعالی کی نصیحت ہے۔۔پھر اللہ تعالی اپنے نافرمانوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو میرے نافرمان قران پاک کو جھٹلاتے ہیں ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا کیونکہ کہ یہ قران پاک یقینی سچائی ہے

ان ایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نصیحت صرف قران پاک ہے اس کے علاوہ باقی کچھ نہیں ہے فرقہ پرست یعنی اللہ تعالی کے نافرمان جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھوٹ منسوب کر کے قران پاک کو جھٹلاتے ہیں تو یہ ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں یہ قران پاک یقینی سچائی ہے۔ یہ قران پاک پرہیز گاروں کے لیے اللہ تعالی کی نصیحت ہے۔اپنے رب کی تسبیح کرو جو عظمت والا ہے۔

) سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29

اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔اور بیشک یہ تو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔اور بلاشبہ یہ کافروں یعنی فرمانوں کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔اور بے شک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔جو بڑی عظمت والا ہے۔

:یہ ایات احادیث کو رد کرتی ہیں

:یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے

) سورہ المائدہ آیت 43 پارہ 6

اور وہ آپ ﷺ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں۔حالانکہ اُن کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے۔پھر وہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں۔اور یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔جو تورات میں کسی حکم کے ہوتے ہوئے بھی رسول ﷺ کو حاکم بنا رہے تھے۔منصف بنا رہے تھے۔ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہے۔ہم کس طرح فرقوں کو اپنا منصف بناتے ہیں۔حاکم بناتے ہیں۔اس لیے کہ ہم ایمان والے نہیں ہیں۔آپ نے دیکھا کہ کتاب منصف ہوتی ہے۔جو رسول لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ رسول ﷺ سے کہا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا۔۔اس ایت سے احادیث کی کتابیں رسول ﷺ کی زندگی سے منفی ہو جاتی ہیں۔اس طرح کہنے سے اللہ تعالی نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔یعنی جو رسول ﷺ کے پاس ہے وہی پہلے رسولوں کے پاس بھی تھا۔تو کیا پہلے رسولوں کے پاس چار فرقوں کی احادیث کی کتابیں تھیں۔نہیں تھیں اس لیے رسول ﷺ کے پاس بھی نہیں ہیں۔اللہ تعالی فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں نہ جھوٹ آگے سے نہ پیچھے سے داخل نہیں ہو سکتا۔۔جو کچھ رسول اللہ سے کہا گیا وہی پہلے رسولوں سے کہا گیا۔یعنی کہ وحی صرف قران پاک ہے۔اللہ تعالی نے قران پاک کے نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں فرمایا کہ جو لوگ اس سے گمراہی خریدتے ہیں

خواتین حضرت

لوگوں نے قرآن پاک سے کیسے گمراہی خریدی کہ انھوں نے اس کی تشریح حدیث کے ذریعے کر دی جیسا کہ اللہ تعالی نے کہا کہ فرقے نہیں بنانے۔ہم لوگوں نے فرقے بنا کر حدیث کے ذریعے گمراہی حاصل کر لی اور اللہ تعالی کی ایت کے ذریعے نصیحت حاصل نہیں کی۔

) سورہ حٰمٓ السجدہ آیت 40 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ ہماری ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔تم جو چاہتے ہو کرو۔بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور

بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔جس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے۔یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے۔جو پہلے رسولوں کو بھی دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔اس بات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے بارے میں معلومات ہمیں رسولوں والے واقعات سے ملیں گی۔کہ جب وہ رسول یہی کلام اپنی قوم کے پاس لے جاتے تھے۔تو وہ کیا سلوک کرتے تھے۔اور ہم نے کیا سلوک کیا ہے۔ہم میں اور اُن قوموں میں کیا فرق ہے۔ہم غور کریں گے۔کہ اس پیغام کے ساتھ ہم چودہ سو سال ہم کیا سلوک کرتے رہے۔کیا ہم ایمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔کیا ہم مسلمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔کیا ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کا مطلب قرآن پاک سے سمجھ پائے۔

اُن واقعات سے ہم اپنا تعین کریں گے۔کہ ہم کیا ہیں کافر ہیں یا مسلمان۔ہم جو اپنے آپ کو کہیں گے وہ اس وقت تک نہیں بن سکتے۔جب وہ قرآن پاک کے عین مطابق نہ ہو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بیشک جو لوگ ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں،وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔تم جو چاہتے ہو کرو۔بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھتا ہے۔بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔جس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے۔یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

## :یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے

ان ایات میں اللہ تعالی نے اللہ تعالی نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے قران پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کی برائیاں ان سے اللہ تعالی دور کر دے گا اور ان کی حالت کو سنوار دے گا۔اس لیے کہ یہ اس چیز کی اطاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ان کے مقابلے میں دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی کے نافرمان ہیں جو جھوٹ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یعنی احادیث کی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی ہر فرقہ اپنے فرقے کی دی ہوئی کتابوں کی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔۔

سورہ محمد ایت نمبر 2 تا 3

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا۔اور وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔اللہ تعالی ان کی برائیاں دور کر دے گا۔اور ان کی حالت سنوار دے گا۔

یہ اس لیے کہ نافرمانوں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔اور جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اس کی اطاعت کی جو ان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔اس طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات

ان ایات میں اللہ تعالی نے وحی اور غیر وحی میں فرق واضح کر دیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق واضح کر دیا اللہ تعالی نے رسول اور غیر رسول میں فرق واضح کر دیا ہے۔:

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے ان ایات میں ان لوگوں کو دکھایا۔جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے سچائی کی اطاعت کرتے ہیں۔تعالی ایسے لوگوں کے گناہ مٹا دے گا اور ان کی حالت کو درست کر دے گا اس لیے کہ انہوں نے اس چیز کی اطاعت کی جو اللہ تعالی کی طرف سے وہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور یہ سچ ہے۔ایسے لوگوں کے مقابلے پر جو لوگ احادیث کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ 70 فرقے ہوں چاہے وہ 70 سو فرقے ہوں۔وہ سب جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

## یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔

## اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف قرآن پاک فرض کیا ہے۔اس کے علاوہ کوئی کتاب فرض یا سنت نہیں کی۔

**سورہ القصص۔آیت 85 تا 87۔پارہ نمبر 20**

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے۔وہ آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں ہے۔آپ ﷺ کو ہرگز یہ توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائے گی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لہٰذا آپ ﷺ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیئے۔آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد آپ کو اس پر عمل کرنے سے ہرگز نہ روکیں۔آپ ﷺ انہیں اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کردیا ہے۔وہ آپ کوایک لوٹنے کی جگہ آپ کولوٹانے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن انجام دینے والا ہے۔اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ کون ہدایت لے کرآیاہےاورکون واضح گمراہی میں ہے۔اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرمارہے ہیں کہ آپ کو یہ توقع نہیں تھی کہ آپ پر کتاب نازل کی جائے گی یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔آپ ﷺ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے مددگار نہ بنئے۔یہ لوگ آپ کوقرآن پرعمل کرنے سے روک نہ دیں آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلایئے اورشرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اگرہم قرآن پاک سے رک جاتے ہیں اورکسی اورکی بات پرعمل کرتے ہیں۔تو یہ شرک ہوگا۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک کے مقابلے میں کسی اورکی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی اوراطاعت کی۔تو یہ شرک ہوگا۔

جس طرح لوگ اپنے فرقے کی طرف یارسول ﷺ کی طرف بلاتے ہیں۔ تو یہ شرک ہے۔صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کاحکم ہے۔

## یہ ایات احادیث کابائیکاٹ کرتی ہے۔۔۔

## اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس مکمل تفصیل کے ساتھ کتاب پہنچادی ہے۔۔۔۔جو لوگ قرآن پاک کومکمل نہیں مانتے۔وہ قیامت والے دن مان جائیں گے۔۔۔مگراس دن ماننے کاکوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ8

جن لوگوں نے اپنے دین کوکھیل اورتماشہ بنارکھاہےاورجنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا پھرآج ہم انہیں اس طرح بھلادیں گےجس طرح وہ آج کے دن کوبھلائے ہوئے تھےجس طرح وہ ہماری آیات سے انکارکرتے تھے۔ہم ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کی بناپرتفصیل سے بنادیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے رحمت اور ہدایت ہے۔جوایمان لاتے ہیں۔یہ لوگ اب انجام کاانتظارکررہے ہیں۔جس دن انجام سامنے آگیاتو جن لوگوں نے پہلے کتاب کوبھلارکھا تھا۔کہیں گےاقعی ہمارے رب کے رسول واقعی سچ یعنی قرآن پاک لےکرآئے تھے۔

پھرکیااب ہمارے لیےکوئی سفارشی ہے۔جوہماری سفارش کرے۔یاہمیں واپس بھیج دیاجائے تاکہ جوکام ہم کرتے تھےاس کے برعکس کام کریں۔یقیناًان لوگوں نے خودکونقصان میں ڈال دیااورجوجھوٹ وہ بناتے تھے۔ان سے گم ہوگئے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک ہدایت اوررحمت ہے۔ہدایت اوررحمت قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔جولوگ اس قرآن پاک کوبھلاکرزندگی بسرکریں گے۔اللہ تعالیٰ بھی ایسےلوگوں کوقیامت والے دن بھول جائیں گے۔جولوگ قرآن پاک کوبھول کرزندگی بسرکریں گے۔وہ قیامت والے دن مان جائیں گے۔کہ رسول ﷺ واقعی سچ لائے تھے۔

## یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کاسرقلم کرتی ہے۔

## جوکچھ رسول ﷺ سے کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں بھی کہا گیا۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا43 پارہ24

بیشک جولوگ اس نصیحت یعنی قرآن کاکفرکرتے ہیں۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اوربیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔اورنہ پیچھے سے آسکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہواہے۔آپ ﷺ سے جوکچھ کہاجاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جوآپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کارب بہت معاف کرنے والااوردردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جوکچھ کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیایعنی جوکچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔اوراس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یاپیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔یہ اللہ تعالیٰ کامعجزہ ہے۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔لہذالوگوں نے تفسیرکی آڑمیں سائیڈوں پرلکھ دیا۔نیچےلکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کواہمیت دیتے ہیں۔اورجوانہیں فرقے والے رسول کے نام پردیتے ہیں اس کوقبول کرلیاجاتاہےاوراللہ تعالیٰ کے سچ کوردکردیاجاتا ہے ۔ان پراللہ تعالیٰ کاعذاب ضرورآئے گا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرفرقے کواپناخدابناتے ہیں۔

یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔
رسول ﷺ نے صرف وحی کی اطاعت کی۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔ کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور میں تو واضح خبر دار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔ کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا فرقوں کی۔ کیا ہم نے اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو اپنایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک کے زریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں۔ یا بے خبر۔ ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔ اور ہم نے آپنے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔ اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کر رہے ہیں۔ ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے۔ زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔ چلو ایک ہی مثال دے دو۔ قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بدنام تھا۔ یہود

رسول ﷺ قیامت والے قرآن پاک نظر انداز کرنے والوں کی شکایت کریں گے۔ اس کے علاوہ کسی کتاب کو نظر انداز کرنے والوں کی شکایت رسول ﷺ ہرگز نہیں کریں گے۔

سورہ فرقان۔ آیت 25 تا 31۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
قرآن پاک کی بات نہ سننے والے اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔۔

سورہ السجدہ۔ آیت 22۔ پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ اس سے منہ موڑے۔ بلاشبہ ایسے مجرموں سے ہم انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے سمجھایا جائے اور وہ ان سے منہ موڑے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ایسے مجرموں سے ہم انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات:۔

جو قرآن پاک سے منہ موڑتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایکشن کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو کبھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ یہ جرم وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کر رہا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مجرموں سے بدلہ لے کر رہے گا۔۔۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

قرآن پاک سے منہ موڑنے والے قیامت والے دن ایک بڑا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہوگے۔ یہ سزقرآن پاک کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے لیے ہر گز نہیں ہے۔

سورہ طہ۔آیات 98 تا 101۔پارہ 16

بے شک تمہارا معبود صرف اللہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔اسطرح ہم آپ سے وہ حالات بیان کیا کرتے ہیں ۔جو پہلے گزر چکے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے نصیحت یعنی قرآن پاک دیا ہے۔جو کوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا اور وہ اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا ان کے لیے بہت برا ثابت ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ قرآن دیا ہے۔یعنی قرآن پاک کی قدر و منزلت بیان کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو انسان بھی اس قرآن پاک سے منہ موڑے گا۔وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے ہوگا اور وہ اس بوجھ کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور جس پر قیامت والے دن قرآن پاک سے منہ موڑنے کا بوجھ ثابت ہوگا تو یہ ان لوگوں کے لیے بہت برا ثابت ہوگا۔اور اس بری حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے۔کہ جو قرآن پاک سے منہ موڑے آپ ﷺ بھی اس سے منہ موڑ لیں۔یہ حکم کسی اور کتاب کے لیے ہر گز نہیں۔۔

سورہ نجم۔آیات 29 تا 30۔پارہ 27

جو نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑتا ہے۔آپ ﷺ بھی اس سے منہ موڑ لیجئے۔جو دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ان لوگوں کے علم کی رسائی یہیں تک ہے۔بلاشبہ آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے۔کہ کون اس کے راستے سے گمراہ ہو گیا ہے اور کون ہدایت پر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو انسان نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑتا ہے تو۔آپ ﷺ بھی ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجیے یہ لوگ دنیا کو چاہنے والے ہیں۔ان لوگوں کا علم بس اتنا ہی ہے۔اا

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم کو حکم دے رہیں ہیں کہ قرآن پاک سے جو منہ موڑتا ہے آپ ؐبھی اس سے منہ موڑ لیجیے۔جو لوگ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر صرف اس آس پر بیٹھے ہیں کہ رسولؐ ان کی شفاعت کر دیں گے۔ان کو یہ آیات بار بار پڑھنی چاہیے۔شاید وہ اس آیت کو سمجھ جائیں اور قرآن پاک کی طرف واپس آ جائیں یعنی قرآن پاک سے رجوع کر لیں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

رسول ﷺ ہر اس انسان کو بخشش اور بڑے اجر کی خوش خبری دے رہے ہیں۔جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریگا۔یہ حکم قرآن پاک کے علاوہ کسی اور کتاب کے لیے ہر گز نہیں

سورہ یاسین۔آیات 10 تا 11۔پارہ نمبر 22

ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں خبر دار کریں یا نہ کریں۔آپ ﷺ تو صرف اسے خبر دار کر سکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ایسے انسان کو بخشش اور بہترین اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے پیغمبرؐ آپ صرف اسے خبر دار کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور قرآن پاک کی اطاعت کرے۔ایسے شخص کو بخشش اور بہترین اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے پچھلے بیان میں دیکھا کہ قرآن پاک سے منہ موڑنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ اے پیغمبران سے منہ موڑ لیجیے اور اس بیان میں قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نبیؐ کو حکم دے رہیں ہیں کہ ایسے انسان کو بخشش اور عظیم اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔

**یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔**

**قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے قرآن پاک ہے۔ جو زندہ لوگوں کو خبردار کرے گی۔ اور نافرمان مجرم ثابت ہوں گے مگر افسوس کہ ہمارے ہاں زندہ لوگوں کو قرآن پاک کے بجائے اپنے اپنے فرقوں کی احادیث سے خبردار کیا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کو مرنے کے بعد ثواب دارین حاصل کرنے کا زریعہ سمجھا جاتا ہے۔**

**سورہ یاسین۔ آیات 69 تا 70۔ پارہ 23۔**

اور ہم نے اس نبیؐ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی اس کیلیے مناسب تھا۔ یہ تو ایک نصیحت اور صاف صاف پڑھا جانے والا قرآن ہے تا کہ اس انسان کو جو زندہ ہے خبردار کرے اور کافرون پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے اور صاف صاف پڑھا جانے والا قرآن ہے۔ تا کہ جو انسان بھی قیامت تک زندہ ہو گا۔ اسے خبردار کرے اور کافروں یعنی فرقہ پرستی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہو جائے یعنی دلیل ثابت ہو جائے۔ لزام ثابت ہو جائے۔ قصور ثابت ہو جائے۔

**یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔**

**قیامت والے دن لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مگر افسوس کہ ہمارے ہاں زندہ لوگوں کو قرآن پاک کے بجائے اپنے اپنے فرقوں کی احادیث سے یاد کروائی جاتی ہے جس کے بارے میں پوچھا ہی نہیں جانا، اور جس کے بارے میں پوچھا جانا ہے۔ اس کو حفظ یعنی رٹایا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کو مرنے کے بعد ثواب دارین حاصل کرنے کا زریعہ سمجھا جاتا ہے۔**

**سورہ زخرف۔ آیات 43 تا 44۔ پارہ 25**

آپؐ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عن قریب آپ سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے اور جلد ہی یعنی قیامت والے دن سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

**یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔**

**اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھانے کے لیے قرآن پاک میں مثالیں دیں ہیں۔ جس میں کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے۔ تا کہ ہم لوگ پرہیزگار بن سکیں۔ مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں دشمن بن کر کھڑے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قرآن پاک خود سمجھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔**

**سورہ زمر۔ آیات 27 اور 28۔ پارہ 23**

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دیں ہیں تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ہم نے قرآن پاک کو واضح عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ جس میں کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے۔ تا کہ یہ لوگ پرہیزگار بن سکیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کیں ہیں تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں تا کہ وہ سمجھ سکیں اور اس قرآن میں کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ تا کہ لوگ نصیحت پر عمل کر کے پرہیزگار بن سکیں۔

یہ آیات تمام احادیث  کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ  جسے چاہتا ہے اس قرآن کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔یعنی  قرآن پاک  کے علاوہ  ہدایت  کسی اور  فرقے کی حدیث کتاب سے  نہیں مل سکتی

سورہ زمر۔آیات 22 تا 23۔پارہ 23

پھر کیا وہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام یعنی اپنی فرمانبرداری کے لیے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی یعنی قرآن پاک پر ہو۔تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔

یہی لوگ گمراہی میں پڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے بہترین کتاب نازل کی ہے۔جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں۔ اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے پھر اس کو  ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف اور توصیف بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے۔جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں اور جن کے دل نرم ہو کر قرآن پاک کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔اسی راغب ہونے کو ہدایت کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں۔ اس قرآن پاک سے ہدایت دیتے ہیں اور جو اس قرآن پاک سے ہدایت نہیں لیتا۔تو وہ گمراہ ہی رہتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتا۔اس کے لیے پھر کہیں بھی ہدایت نہیں ہے۔وہ گمراہ ہی رہے گا۔

یہ آیات تمام احادیث  کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔یعنی یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ  کرتی ہے۔۔

جیسے ہی قیامت کے آثار شروع  ہوں گے۔اور لوگوں کو یقین ہو جائے گا کہ واقعی قیامت کا الارم بج چکا ہے۔تو لوگ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کر دے۔بے شک  ہم  قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ  فرماتے ہیں پھر  یہ  نصیحت یعنی قرآن  پاک حاصل کرنے  کا وقت  نہیں ہو گا۔یعنی یہ کوئی پرسکون  ٹائم نہیں ہو گا۔کہ قرآن پاک کو ٹائم دیں اور اسے سمجھیں  اور نصیحت حاصل کریں۔

سورہ دخان۔آیات 10 تا 14۔پارہ 25

تو تم انتظار کرو اس دن کا جب آسمان  واضح  دھواں لے کر آئے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے  گا یہ دردناک عذاب ہے۔اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کر دے۔بے شک  ہم ایمان لاتے ہیں۔پھر  انہیں نصیحت کہاں ہو گی۔

حالانکہ ان کے پاس ایک رسول کھول کھول کر بیان کرنے والا آ چکا۔پھر وہ پھر گئے۔اور کہا یہ تو سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب قیامت کا سماں بندھ جائے گا۔قیامت قائم ہو جائیگی۔عذاب کا دھواں لوگوں پر چھا جائے گا۔پھر کہیں گے کہ  اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب ٹال دے۔ہم ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہم قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ کونسا موقع ہے۔  قرآن پاک پر ایمان لانے کا۔قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے کا۔

خواتین وحضرات!

موقع ہاتھ سے نکل چکا۔یہ دنیا آزمائش کی جگہ تھی۔قرآں پاک میں غور و فکر کی جگہ تھی۔قرآن پاک پر عمل کرنے کی جگہ تھی۔قیامت تو حساب کتاب کا دن ہے۔فیصلے کا دن ہے۔قرآن پاک کھول کر بیٹھ جانے کا دن نہیں ہے۔قرآن پاک میں غور و فکر کرنے والا دن نہیں ہے۔قرآن پاک پر عمل کرنے والا دن نہیں ہے۔ قیامت تو رزلٹ والا دن ہے۔فیل یا پاس ہونے والا دن ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قرآن پاک کے علاوہ ہرگز کوئی کتاب نہیں دوں گا۔ یہ قرآن پاک تو ایک نصیحت ہے۔ اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے۔
ان آیات میں اُن لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ جن کے لیے قیامت والے کوئی سفارش نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ لوگ جنگلی گدھے ہیں۔ جو قرآن پاک کو شیر سمجھ کر دنیا میں اس سے بھاگتے رہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ اسے کھلی ہوئی کتاب دی جائے۔ یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ۔ یہ وہ فرقوں والے لوگ ہیں جو اپنے اپنے اماموں کی دی ہوئی احادیث کی کتابوں کو چاہنے والے تھے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قرآن پاک کے علاوہ ہرگز کوئی کتاب نہیں دوں گا۔ یہ قرآن پاک تو ایک نصیحت ہے۔ اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے

سورۃ مدثر۔ آیات 48 تا 56۔ پارہ نمبر 29

اس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔ آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ رہے ہیں۔ جسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔ جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتاب دی جائے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے۔ اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہے۔ وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کا اہل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں قیامت والے دن کوئی ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔ کیونکہ لوگ قرآن پاک کی نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں ۔آخر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ جیسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔ جو شیر کی آہٹ سے بھاگ پڑتے ہیں۔
ان آیات میں لوگوں کا رویہ قرآن پاک سے دکھایا گیا ہے کہ لوگ قرآن پاک سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر سے ڈرتے ہیں۔ جنگلی گدھے تو شیر سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ وہ انہیں پھاڑ کر کھا جاتا ہے مگر یہ لوگ قرآن پاک سے کیوں ڈرتے ہیں۔ یہ قرآن پاک تو لوگوں کے لیے نصیحت ہے۔ اب جس کا دل چاہتا ہے اسے قبول کرے۔
کیا ہم جنگلی گدھے ہیں۔ یا قرآن پاک کی نصیحت سمجھنے والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
تمام فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم زیرو ہے، وہ اس سچ سے اندھے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے۔۔

سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ نمبر 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اندھے ہیں یا قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔
خواتین وحضرات! تمام امام قرآن پاک کے سچ سے بے خبر ہیں۔ اس طرح تمام فرقے قرآن پاک کے علم کو سمجھنے کے بجائے اپنے امام کی دی ہوئی احادیث کے زریعے قرآن پاک کی تشریح کر کے اس کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔ اس طرح انہیں خاک پتہ چلے گا کہ قرآن پاک میں کیا بیان ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ مگر ہر فرقہ تہتر فرقوں والی حدیث سے ایت کی تشریح کرتا ہے۔ اس طرح قرآن پاک کے علم کو جھٹلا کر اپنے فرقے کو مظبوطی سے تھام لیتا ہے۔ اس طرح تمام فرقوں نے قرآن پاک کو جھٹلا رکھا ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
کیونکہ رسول ﷺ کی اُمت نے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلا رکھا ہے۔ رسول ﷺ نے ان سے کہا۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔ دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔ اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔

حالانکہ وہ سچ ہے۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔ اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائیگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔ کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔ رسول ﷺ فرما رہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔ جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

# احاطہ کتاب یہ ہے۔

ایمان والے لوگ رسول ﷺ کی طریقے پر ایمان لائیں گے۔۔

خواتین وحضرات!

ہم نے رسول ﷺ کی طرح ایمان لانا ہے۔ نہ کہ فرقہ پرستوں کیطرح۔۔۔ کہ لاشعوری طور پر کلمہ پڑھ لیا۔ بس پھر کسی فرقے پر ساری زندگی گزار لو۔۔۔ اور اسلام کی حالت میں مرنے کے بجائے کسی فرقے پر مر جاؤ۔

) سورہ البقرہ آیت 285 پارہ 3

رسول ﷺ اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا۔ اور تمام ایمان والے بھی۔ ہر ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر۔ اور رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اس کے رسولوں میں کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کر لی۔ اور ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اے ہمارے رب اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔۔

خواتین وحضرات

کیا آپ اس طرح ایمان لائے ہیں۔ جس طرح رسول ﷺ اور ایمان والے یعنی صحابہ ایمان لائے ہیں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔ اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔ اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ

کے ساتھ ضد میں کھڑے ہو گئے۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو حنیفا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔اللہ تعالیٰ کا رنگ۔۔اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے اچھا رنگ کس ہو سکتا ہے۔اور ہم تو اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو در حقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے

۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔جس سے نام نہاد اُمت مسلم پھر چکی ہے۔یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ہر گز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور وہ مشرک نہ تھے۔یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔بلکہ مخالفت ہے۔اور یہ اسلام نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

**یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔**

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں۔جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

سورہ آل عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چارونا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دی گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو گا

خواتین وحضرآت!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے ۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے ۔اسی طرح اسلام لانا ہے ۔ایمان لانا ہے ۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے
آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے ۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے
۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے ۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے ۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے ۔

## ہم نے ان دو عورتوں کے ایمان کی مثال کو سمجھنا ہوگا ۔اور اس طریقے پر ایمان لانا ہوگا ۔یعنی قرآن پاک سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا ہوگی ۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28
اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے ۔وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو نیک غلاموں کے نکاح میں تھیں ۔مگر انہوں نے ان سے خیانت کی ۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا ۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا ۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ ۔
اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے ۔جب اُس نے کہا ۔اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے ۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے ۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے ۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی ۔انہوں نے اپنے رب کی باتوں کی اور کتابوں کی تصدیق کی ۔اور وہ فرمابردار تھیں ۔
خواتین و حضرات !
آپ نے دیکھا کہ کافروں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا ۔دونوں رسولوں کی بیویاں تھیں ۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی ۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کی نافرمان تھیں ۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی نہ تھی ۔یعنی کافر تھیں یعنی کسی بھی فرقے سے تعلق تھا ۔جبکہ رسول تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے ۔شوہر کے ساتھ یہی بددیانتی تھی ۔
اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان سمجھانے کے لیے فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی ۔ایمان کا مطلب ہے ۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ ماننا اور ان کی اطاعت کرنا ۔ اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا ۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی ۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی ۔اور پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی ۔
اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی ۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی ۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی ۔اور وہ فرماں برداروں میں سے تھیں ۔
اب جو لوگ قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوں گے ۔اور پہلی آنے والی کتابوں کی تصدیق کریں گے ۔وہ ایمان والے ہوں گے ۔اور جو کسی فرقے
) سورہ اعراف آیت 96 تا 99 پارہ 9
اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور پرہیز گار بنتے ۔تو ہم ان پر زمین اور آسمان کی تمام برکتیں کھول دیتے ۔لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی سزا میں پکڑ لیا ۔پھر کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہوگئے ہیں ۔کہ رات کو ان پر عذاب آئے ۔اور وہ سو رہے ہوں ۔کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آئے ۔اور وہ مشغول ہوں ۔ پھر کیا یہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہوگئے ہیں ۔اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے سوائے نقصان پانے والوں کے کوئی بھی بے خوف نہیں ہوتا ۔
خواتین و حضرات
آپ نے دیکھا کہ اگر ہم بھی ایمان لے آئیں گے ۔اور اسکی اطاعت کریں گے ۔قرآن پاک سے اپنی اصلاح کریں گے یعنی پرہیز گار بنیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر بھی زمین اور آسمان کی تمام برکتیں کھول دے ینگے ۔
سورہ البقرہ کی ایت تین کے مطابق ۔پرہیز گار وہ انسان ہے جو قرآن پاک سے ہدایت لیتا ۔
) سورہ جن آیات 16 تا 17 پارہ 29
اور اگر گروہ سیدھے استے پر قائم رہتے ۔تو ہم انہیں پانی سے سیراب کرتے ۔تاکہ ہم انہیں آزمائیں ۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت سے منہ موڑے گا ۔تو وہ اُسے سخت عذاب میں داخل کریگا ۔
خواتین و حضرات
سیدھا راستہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے ۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑے گا ۔تو وہ اُسے سخت عذاب میں داخل کریگا ۔
) سورہ المائدہ آیت 66 پارہ 6
اور اگر گروہ تورات اور انجیل اور جو ان کی طرف نازل ہوا اسے قائم رکھتے ۔تو ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی ان میں ایک گروہ اعتدال پسند ہے اور ان میں اکثر بُرے اعمال والے ہیں ۔
خواتین و حضرات

ان آیات میں کتابوں کو قائم کرنے کی بات ہورہی ہے یعنی تورات اورانجیل کے بارے میں بات ہورہی ہے۔ کہ ان لوگوں نے بھی تورات اورانجیل کو نہ سیکھا۔ اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے اوراپنے پاؤں کے نیچے سے بھی۔ اُن میں ایک گروہ اعتدال پسند ہے۔ اوران میں اکثر بُرے اعمال والے ہیں۔

خواتین وحضرات

اگر ہم قرآن پاک کو سیکھتے ہیں۔ تو گویا ہم نے تورات اورانجیل کو سیکھا۔ کیونکہ یہی تعلیمات ان کتابوں کی بھی تھی۔ اُن کتابوں کی تمام تفصیل ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے۔ پہلے لوگ کس طرح ایمان لائے تمام رسول اوررسول ﷺ کس طرح ایمان لائے اس کی تعلیم ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے جس کی بدولت ہم ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ اُن لوگوں کا طریقہ سیکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیے۔ رسولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ آخرت کے بارے میں جانتے ہیں۔ معجزوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ الغرض ہم وہ سب کچھ سیکھتے ہیں۔ جو قرآن پاک اورپہلی کتابوں کی تعلیمات ہیں۔ اور جسے کتابوں پر ایمان لانا کہتے ہیں۔ اگر ہم ایسے لوگ ہوں گے تو اپنے پاؤں کے نیچے اوراوپر سے رزق پائیں۔ مگر جن لوگوں کو تورات اورانجیل دی گئی۔ انہوں نے بھی تورات کو نہ سیکھا یعنی قائم نہ کیا۔ یعنی ہم ایسے ہی لوگوں کے نقال ہیں۔

) سورہ المائدہ آیت 68 پارہ 6

کہہ دوا ے کتاب والو تم کسی چیز پر نہیں ہو۔ جب تک تورات اورانجیل کو قائم نہ کرو۔ اور جو کچھ تم پر تمھارے رب کی طرف سے نازل ہوا۔ اوران میں سے بہت سے لوگوں کو جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے۔ سرکشی اورکفر میں بڑھادے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

ن آیات میں تمام کتاب والوں کی بات ہورہی ہے۔ ہم بھی کتاب والے ہیں۔ اگر ہم تورات اورانجیل اورقرآن پاک کو قائم نہیں کریں گے۔ یعنی ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔
ان آیات میں بھی کتابوں پر ایمان لانے کی بات ہورہی ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کو سیکھتے ہیں۔ تو گویا ہم نے تورات اورانجیل کو سیکھا۔
کیونکہ یہی تعلیمات ان کتابوں کی بھی تھی۔ اُن کتابوں کی تمام تفصیل ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے۔ رسول ﷺ کس طرح ایمان لائے پہلے لوگ کس طرح ایمان لائے اس کی تعلیم ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے جس کی بدولت ہم ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ اُن لوگوں کا طریقہ سیکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیے۔ رسولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ آخرت کے بارے میں جانتے ہیں۔ معجزوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ الغرض ہم وہ سب کچھ سیکھتے ہیں۔ جو قرآن پاک اورپہلی کتابوں کی تعلیمات ہیں۔ اور جسے کتابوں پر ایمان لانا کہتے ہیں۔
جب ہم قرآن پاک سیکھتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ کس طرح پریشان تھے۔ لوگوں کے رویے پر۔ آج بھی قرآن پاک کے ساتھ لوگوں کا وہی رویہ ہے۔ اور یہ لوگ خود کو ایمان والا کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں چند مثالیں دینا چاہوں گی۔ حالانکہ یہ ایمان والے لوگ نہیں ہیں۔

مثال

) سورہ المائدہ آیت 41 کا پہلا حصہ پارہ 6

اے رسول جو لوگ کفر کی جانب تیزی سے بڑھتے ہیں۔ وہ آپ کو غم زدہ نہ کردیں۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اوران کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی نافرمانوں یعنی فرقے بنانے والوں کے بارے میں بات ہورہی ہے۔ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اوران کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔
یہ ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو رسول ﷺ کے دور میں بھی تھے۔

## خواتین وحضرات!

**اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔ اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کردیا ہے۔**

**سورہ انعام۔ آیت 159۔ پارہ 8**

بیشک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اورگروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ؐ کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے ۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

## دین اسلام کے علم کے بارے میں اختلاف کرنے والے تمام فرقوں کا حساب جلد ہی ہونے والا ہے۔

**سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3**

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آ جانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپ ؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ ؐ کتاب والوں اور اُمیوں سے کہہ دیجیے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو اگر وہ اسلام لے آئیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو بیشک آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ االلہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے ۔نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اور میری اطاعت کرنے والوں نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔آپ ؐ دنیا بھر کے تمام لوگوں سے فرماتے ہیں۔جو کتاب والے ہوں یا اُمی ہوں ۔ کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو۔یعنی کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔اگر وہ اسلام لے آئیں۔یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔اسے کہتے ہیں اطیعواللہ واطیعوالرسول ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیعواللہ اور اطیعو الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔اور جو فرقے بنانے والے ہیں ۔وہ اسلام سے پھر جانے والے لوگ ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ نے اسلام لانے کا طریقہ سکھایا اور اپنے اطاعت گزراوں کے زریعے بھی دکھایا۔اب قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کے اطاعت گزار اس طریقے پر اسلام لانے والے ہوں گے۔اور ہدایت پانے والے ہوں گے۔

جبکہ فرقوں کی اطاعت کرنے والے اسلام سے پھر جانے والے لوگ ہیں ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔

تو آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

رسول ﷺ نے بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔اور ان کے اطاعت گزاروں کا بھی دین ہے۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام یعنی قرآن پاک کو قبول کر لیں گے۔وہ اسلام لانے والے ہوں گے۔۔۔

پر اور جو قرآن پاک کے علم میں اختلاف کرنے والے ہوں گے۔وہ کافر ہوں گے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ ان کا جلد حساب لینے والا ہے۔فرقے بنانے یہ رسول ﷺ سے جھگڑا کرنے لوگ ہیں۔۔

آئیں خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک سے چار ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔ تا کہ قیامت والے دن ہمارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو۔ جو پچھتانے والے ہوں گے۔ اور ہاتھ ملنے والے ہوں گے۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر 2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔ تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔ اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تا کہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر 3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

اگر ہم نے زلیل وخوار ہونے سے بچنا ہے۔ تو ہمیں رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کی اطاعت کرنا ہوگی۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔

) سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیعوا اللہ اور اطیعوا اللہ کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کی اطاعت کرنا

آئیں قرآن پاک سے ایک ایمان والے اور کافر انسان کے درمیان فرق دیکھتے ہیں۔ کہ دونوں کے عمل کسطرح ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔